Registered. L. No. 288.
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سحر کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ای جہان منتظر خوشباش کامد داستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

ان اللہ قال صحح الکم فتح مسیحہ وما نزل من اللہ

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نوٹ ـ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء ... اسلامی سال میں ... بدر کا پرچہ ... کے ساتھ ... سال کی یادگار ہیں ... اپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ طلوع ہوا

نمبر

جلد ۱۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ما از و نوشیم ہر آبیکہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابیکہ ہست
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
از ملایک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزات او ہمہ حق و ثابت است
منکر آن مورد لعن خدا است
بہر دل و جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار ے کند از اشقیا ست
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن سوے کش عروہ ہست تام
دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایماے بود
آن نہ از خود از ہمان جا بود
اقتدا مشغول و در جان ماست
ہر چہ زو ثابت نشود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش با الیقین
یکدم دوری ازان وشن تناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے وقت ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ـ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ـ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ـ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ـ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ـ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

دس شرائط بیعت

اول ـ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم ـ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا ـ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ـ

سوم ـ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم ـ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم ـ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم ـ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم ـ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم ـ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	؏	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے ... [illegible]

عنوان ... سالانہ ... کی قیمت ... [illegible]

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نام اسمائے	مقام	ضلع
عبدالقادر ولد مولوی خدابخش	قصور	لاہور
محمد شریف ولد کریم بخش	″	″
محمد رمضان ولد بوٹا	محمود پور	کرنال
ویدار بخش	″	″
محمد اسماعیل ولد امیر شاہ	″	″
غلام رسول ″ ″	″	″
رحیم بخش ″ احمد	″	″
نور محمد ″ محمد بخش	″	″
محمد عبداللہ ″ مولوی جلال الدین	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
محمد دین ″ عمر الدین	″	″
غلام محمد ″ مہتاب الدین	″	″
عنایت اللہ ″ عمر دین	″	″
قاضی شاہ دین ″ قاضی علی بخش	ماہل پور	ہوشیارپور
رنگ الہی ″ خیر الدین	قصور	لاہور
عبدالرحمان ″ عبدالغنی	سانڈہ کلاں	″
محمد رمضان ″ شیخ سلطان	گوجرات	
احمد ″ نور الدین	مکیانہ	گجرات

نام اسمائے	مقام	ضلع
عبداللہ ولد بگو	بڈہار	امرتسر
غلام ″ گوہر	گھوگھیاٹ	شاہپور
حسن دین ″ امام الدین	کولار	وزیرآباد
عبدالرحمان ″ حاکو	بڈہار	امرتسر
فضل الدین ″ اللہ دتا		گوجرانوالہ
نبی بخش ″ شیخ امیر بخش		وزیرآباد
غلام قادر ″ چراغ دین		گوجرانوالہ
علم الدین لوہار	باغبانپورہ	لاہور
عبداللہ ولد عزیز الدین	آدوملی	سیالکوٹ
محمد علی ″ قطب الدین	بڈہار	امرتسر
غلام نبی ″ کالو		لاہور
مولوی محبوب عالم ″ شرف الدین	کوٹلی	
عبدالغنی ″ امیر بخش		جہلم
بہاول	جیبکے	گوجرانوالہ
محمد حسن ″ کریم بخش		″
امام الدین	″	
جامو ″ عیدا	بڈہار	امرتسر

نام اسمائے	مقام	ضلع
محمد افضل شاہ ولد محمد اکبر شاہ	راہوں	جالندھر
محمد دین ″ میاں سلطان	سیدوالہ	منٹگمری
عیسیٰ ″ دین محمد	بہاگووال	
نظام الدین ″ دین محمد	″	
غلام محمد عرف کاکا	″	
غلام دین ولد نہالا	″	
سندر دین ″ کمان	″	
بلبو ″ ماہی	دھرم کوٹ	
جان محمد ″ جوم		
شمس الدین ″ احمد	علاالپور جٹاں	گجرات
عمرا ″ جمعہ	کالونوالہ	گوجرانوالہ
اللہ داد ″ امیر	″	″
اللہ بخش ″ امام بخش	″	″
جیونا ″ جوایا	″	″
غلام محمد ″ نانک	پھنیاں	ہوشیارپور
بہولا ″ منگو	″	″
سندہا شیخ ″ حاکم خاں	″	″

نام اسمائے	مقام	ضلع
احمد ولد نور دین کلاس	مکیانہ	گجرات
غلام مرتضیٰ خاں طالب العلم نور محمد ہائی	کالج	پٹیالہ
غلام رسول ولد نبی بخش	تترگوی	گوجرانوالہ
الہداد ″ الہدین		لاہور
محمد دین ″ شہاب دین		وزیرآباد
جامون ″ عیدا	بڈہار	امرتسر
کرم الہی ″ ″	″	″
عبداللہ ″ اللہ یار	راہوں	جالندھر
جمال دین ″	″	″
عبدالرحمان ″	″	″
سندہا شیخ ″ حاکم خاں	پھنیاں	ہوشیارپور
علی بخش ″ سکندر	″	″
لہنا ″ احمد یار	جیبکے	گوجرانوالہ
اقبال احمد ″ امداد الہی	بتدوری	ہوشیارپور
رحمت بی بی زوجہ ″	پھگوریاں	

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

بوجہ شدت سردی کے صرف ظہر اور عصر کی نمازوں میں حضور شامل ہوتے رہے

۸ فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت حضور علیہ السلام تشریف لائے تو آپ کے ایک خادم آمدہ از کشمیر نے سربسجود ہو کر خدا تعالےٰ کے کلام اسجدوا لآدم کو اسکے ظاہری الفاظ پر پورا کرنا چاہا - اور نہایت گریہ و زاری سے اظہار محبت کیا مگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اسے اس حرکت سے منع فرمایا اور کہا کہ یہ مشرکانہ باتیں ہیں ان سے پرہیز چاہئے

ایک شخص کی درخواست مباحثہ پر فرمایا کہ حسب اعلام الٰہی ہمنے مباحثہ کا دروازہ بند کر دیا ہوا ہے لیکن ہاں جس کا جی چاہے ازالہ شبہات کیلئے ہم سے کلام یا تحریر کر سکتا ہے بحث میں تو فریقین کو ہار جیت کا خیال ہوتا ہے مگر اسمیں یہ خیال نہیں ہوتا بحث کے بند کرنے سے ہماری یہ غرض نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی اعتراض کرے یا سوال کرے یا اُسے کچھ وساوس ہوں تو اُس کی طرف توجہ ہی نہ کیجاوے بلکہ اس سے مراد یہ تھی کہ جواب اور جواب الجواب اور پھر ہار جیت کا خیال لوگوں کو ہوتا ہے وہ احقاق حق سے دور جا پڑتے ہیں - ورنہ سوالات اور ازالہ وساوس کیلئے دروازہ کھلا ہے جس کا جی چاہے ہم سے پوچھ سکتا ہے ؛

۹ فروری ۱۹۰۵ء

کو ظہر کیوقت تشریف لا کر طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ سردی کی شدت میں یہ کم ہو جایا کرتی تھی مگر اب سردی کی شدت کے ساتھ اسکی بھی شدت ترقی کر رہی ہے - حالانکہ ابھی اسکی مزید ترقی کے ایام آنے والے ہیں -

۱۰ فروری ۱۹۰۵ء

جمعہ حضور علیہ السلام نے مسجد اقصےٰ میں ادا فرمایا -

۱۱ فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کی نماز ادا فرما کر حضرت اقدس تشریف لیگئے لیکن جناب صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی کے اقارب میں سے ایک صاحب مولوی احمد سعید صاحب انصاری سہارنپوری برادر زادہ و شاگرد خلیفہ محیی السنۃ و قامع البدعۃ حافظ حدیث جناب مولانا شیخ محمد انصاری سہارنپوری مولداً مکی مہاجراً مرحوم احقاق حق کے خیال سے تشریف لائے ہوئے تھے اس لئے صاحبزادہ صاحب نے حضور اقدس سے انکی ملاقات کی درخواست کی جسپر حضور علیہ السلام اسیوقت تشریف لے آئے اور تھوڑی دیر مجلس فرمائی بعد استفسار اسم و سکونت و مختلف اذکار کے مسئلہ جہاد کا تذکرہ ہوا جس میں ضمناً بعض ان گروہوں کا ذکر بھی آگیا جو کہ ہر ایک کافر کو بذریعہ تلوار قتل کر دینے کو فخر اقرار دیتے ہیں اور انگریزوں کے ملکوں میں رہنا بدعت اور کفر خیال کرتے ہیں اسپر حضور علیہ السلام نے فرمایا - کہ ان کا یہ خیال کہ ہم کفر کے اثر سے بچنے کیلئے الگ رہتے ہیں اور اگر انگریزوں کی رعیت ہو کر رہیں تو آنکھوں سے کفر اور شرک کے کام دیکھنے پڑیں اور مشرکانہ کلام کان سے سننے پڑیں میرے نزدیک درست نہیں ہیں کیونکہ اس گورنمنٹ نے مذہب کے بارے میں ہر ایک کو اتنک آزادی دے رکھی ہے اور ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ امن اور سلامت روی سے اپنے اپنے مذہب کی اشاعت کرے - مذہبی تعصب کو گورنمنٹ ہرگز دخل نہیں دیتی اسکی بہت سی زندہ نظیریں موجود ہیں ایکدفعہ خود عیسائی پادریوں نے ایک جھوٹا مقدمہ خون کا مجھپر بنایا ایک انگریز اور عیسائی حاکم کے پاس ہی وہ مقدمہ تھا اور اسوقت کا ایک لفٹننٹ گورنر بھی ایک پادری مزاج آدمی تھا مگر آخر اس نے فیصلہ میرے حق میں دیا اور بالکل بری کر دیا بلکہ یہانتک کہا کہ میں پادریوں کیخاطر انصاف کو ترک نہیں کر سکتا اس کے علاوہ ابھی ایک مقدمہ فیصلہ ہوا ہے پہلے تو وہ ہندو مجسٹریٹوں کے پاس تھا نہیں معلوم کہ انہوں نے کس رعب میں آکر بہت ہی واضح اور بین وجوہات کو نظر انداز کر دیا اور مجھپر جرمانہ کیا - لیکن آخر جب اسکی اپیل ایک انگریز حاکم کے پاس ہوئی تو اُس نے بری کر دیا اور مجسٹریٹ کی کارروائی پر افسوس کیا اور کہا - کہ جو مقدمہ اپنے ابتدائی مرحلہ پر خارج کے قابل تھا اسپر اسقدر وقت ضائع کیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں ابھی تک عدل اور انصاف کا مادہ موجود ہے اگر کسی قسم کا مذہبی تعصب یا بغض ہوتا تو کم از کم میرے ساتھ تو ضرور برتا جاتا ۲ لاکھ کے قریب جماعت ہے پھر افغانستان کے لوگ بھی آ آ کر بیعت کرتے رہتے ہیں اور ایک نیا فرقہ ہونے کی وجہ سے بھی گورنمنٹ کی نظر اور توجہ اسطرف ہونی چاہئے تھی مگر دیکھو کہ قریب ۸ کے ہمارے مقدمات ہوئے ہیں جن میں سے سوائے ایکدو کے باقی کل مخالفین کیطرف سے ہمپر تھے مگر سب میں کامیابی ہمکو ہی حاصل ہوئی ہے اور انگریزوں نے ہی ہمارے حق میں فیصلے دئے ہیں اگرچہ ہم ان سب کامیابیوں کو خدا کی طرف سے ہی سمجھتے ہیں کیونکہ اگر وہ نہ چاہتا - تو یہ لوگ کیا کرتے مگر جن لوگوں کے ذریعہ اور ہاتھوں سے اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہوئی وہ بھی قابل شکر کے ہیں - جہانتک میرا خیال بلکہ یقین ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ان لوگوں میں تعصب نہیں ہے اور آئندہ کا حال خدا کو معلوم ہے اور اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اگر ان لوگوں کو خدمت دین ہی مطلوب ہے اور ان کی غرض خدا کو راضی کرنا ہے تو چھپ کر بیٹھ رہنے سے کیا فائدہ - انکو چاہئے کہ خدمت دین کا ایک پہلو ہاتھ میں لیں ؛ گورنمنٹ کیطرف سے کسی قسم کی سختی ہرگز نہیں ہے لوگوں کو تبلیغ اور اتمام حجت کریں یہ خیال بالکل غلط ہے - کہ واعظ لوگوں کو گورنمنٹ گرفت کرتی ہے ہرگز نہیں ہاں جو لوگ مفسد ہوتے ہیں وہ ضرور خود ہی گرفت کے قابل ہوتے ہیں گورنمنٹ کا اسمیں کیا قصور - ابتو عیسویت کا یہ حال ہے کہ اسپر خود بخود موت آ رہی ہے خود ان کے بڑے بڑے عالم اور فاضل تثلیث کے پکے دشمن ہو گئے ہیں اور نئی تعلیم نے ان کے دلوں میں یہ بات کوٹ کر بھر دی ہے کہ بناوٹی خدا اب کام نہیں آ سکتا - پادریوں کی یہ حالت ہے کہ صرف ٹکڑے کی خاطر کام کر رہے ہیں ایکدن تنخواہ کو دیر ہو جاوے تو کام چھوڑ دیتے ہیں اور خود عیسائی مذہب کی رد میں کتابیں لکھتے ہیں اب یہ زمانہ کسر صلیب کا ہے تقریر کے مقابلہ پر تلوار سے کام لینا بالکل نادانی ہے) خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرماتا ہے

کہ جس طرح اور جن آلات سے کفار لوگ تمپر حملہ کرتے ہیں انہی طریقوں اور آلات سے تم ان لوگوں کا مقابلہ کرو - اب ظاہر ہے کہ ان لوگوں کے حملے اسلام پر تلوار سے نہیں ہیں بلکہ قلم سے ہیں لہٰذا ضرور ہے کہ اُنکا جواب قلم سے دیا جاوے اگر تلوار سے دیا جاویگا تو یہ اعتدا ہوگا جس سے خدا تعالیٰ کی صریح ممانعت قرآن شریف میں موجود ہے - اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ پھر اگر عیسائیوں کو قتل بھی کر دیا جاوے تو اس سے وہ وساوس ہرگز دور نہ ہونگے جو کہ دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ وہ اور پختہ ہو جاویں گے اور لوگ کہینگے کہ واقعی ہیں اہل اسلام کے پاس اپنی مذہب کی حقانیت کی دلیل کوئی نہیں ہے لیکن اگر شیریں کلامی اور نرمی سے اُن کے وساوس کو دور کیا جاوے تو امید ہے کہ وہ سمجھ جاوینگے اور ہم نے دیکھا کہ بعض عیسائی لوگ جو یہاں آتے ہیں انکو جب نرمی سے سمجھایا جاتا ہے تو اکثر سمجھ جاتے ہیں - اور تبدیل مذہب کر لیتے ہیں (جیسے کہ ماسٹر عبدالحق صاحب نومسلم) پس ہماری رائے تو یہ ہے کہ جہانتک ہو سکے کمربستہ ہو کر دین کیخدمت میں مصروف ہوں کیونکہ یہ وقت اسی کام کیلئے ہے اگر اب کوئی نہیں کرتا تو اور کب کریگا ؛

بعض ایسے لوگ جن تک حضور علیہ السلام کی بعثت اور دعاوی کی مفصل کیفیت نہیں پہنچی تاہم وہ حسن ظن رکھتے ہیں اور بسبب دور ہونے کے یقینی فیصلہ نہیں کر سکتے اُنکے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ نیک لوگوں کا یہی شیوہ ہوتا ہے کیونکہ ان کو کامل علم نہیں ہے اور علم اصل میں اسی کو کہتے ہیں جب کہ انسان کی واقفیت رویت کے قائم مقام ہو

الہامات کے ذکر پر فرمایا کہ قضا و قدر کے اسرار چونکہ عمیق در عمیق ہوتے ہیں اسلئے بعض وقت الہامات اور رؤیا کی تفہیم میں انسانکو غلطی لگ جاتی ہے مذکورہ بالا تقریر فرما کر حضرت اقدس تشریف لیگئے مگر پھر بہت جلد تشریف لائے اور فرمایا کہ عصر کا وقت ہو گیا ہے - اذان دیدی جاوے خانصاحب شادیخان اذان دینے گئے اور حضور علیہ السلام نے مجلس فرمائی - چونکہ اسوقت اہل اسلام میں سے بھی بعض مخالف اور منکر حضرت مسیح موعود الہام کے مدعی ہیں اور وہ دعوے کرتے ہیں کہ ہمکو حضرت مرزا صاحب کے کاذب اور دجال ہونیکے بارے میں خدا تعالےٰ سے وحی ہوئی ہے اور ادہر بعض مذاہب غیر از اسلام میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو کہ اپنے مذہب کی تصدیق کے بذریعہ الہام مدعی ہیں اسلئے ایسے دعاوی کے جواب میں حضور علیہ السلام نے ایک لطیف تقریر فرمائی - جو کہ بہت ہی غور اور توجہ کے قابل ہے - اور جسے اگلے صفحہ پر درج کیا جاتا ہے ؛

اقوال الٰہی میں اختلاف ہے تو افعال الٰہی سے نتیجہ نکالو!

ہر ایک شخص اپنی حالت کے لحاظ سے معذور ہوتا ہے اس لئے ان میں فیصلہ کا ایک موٹا طریق ہے جسے ہم پیش کرتے ہیں۔ اسوقت مختلف اقوام جنکا اسلام سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے الہام کے مدعی ہیں دس سال کا عرصہ گذرا کہ ایکدفعہ امرتسر سے ایک سکھ کا خط آیا کہ مذہب سکھ کے سچا ہونے کی نسبت مجھے الہام ہوا ہے اور ایسے ہی ایک انگریز نے الہ آباد سے لکھا کہ مجھے عیسویت کے سچا ہونے کی نسبت الہام کے ذریعہ سے اطلاع دیگئی ہے اور ایک مولوی عبداللہ صاحب غزنوی جنکو میں نیک جانتا ہوں ان کی اولاد امرتسر میں ہے انکو بھی دعوے الہام کا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں الہام ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ جھوٹا ہے اور مرزا صاحب کاذب اور دجال ہیں پھر ادہر ہماری جماعت میں بھی ہزارہا ایسے آدمی ہیں جنکو الہام اور رویا کے ذریعہ سے یہ اطلاع ملی ہے اور خود رسول اللہ صلعم نے زبان مبارک سے تصدیق کی ہے کہ یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے اور یہی ذریعہ انکی بیعت کا ہوا ہے۔ تو اب ان مختلف قسام کے الہاموں میں جلدی سے فیصلہ تجویز کرنا تقوے سے بعید ہے اسلئے میں جلدی کو پسند نہیں کرتا انسان کو چاہئے کہ صبر اور دعا سے کام لے اور تقوے کے پہلو کو ہاتھ سے نہ چھوڑے ان اللہ مع الذین اتقو۔ اسوقت خود اسلام میں کئی فرقہ موجود ہیں جو کہ ایکدوسرے کی تردید کر رہے ہیں پھر دوسرے مذاہب کے حملے الگ ہیں ایک کتاب ترک اسلام لکھی گئی تھی اور اب ایک تہذیب الاسلام لکھی گئی ہے جس میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر سخت فحش اور شرمناک حملے کئے گئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل مذاہب اور فرقوں میں ایک جنگ چل رہی ہے اور ہر ایک کا دعوے یہی ہے کہ ہم حق پر ہیں پس ایسی حالت میں فیصلہ کرنا ایک آسان امر نہیں ہے یا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسیکو فہم دے اور رشد عطا کرے۔ اور یا خود انسان جلدی نہ کرے اور صبر اور دعا سے کام لے تاکہ وقت پر حقیقت کھلجاوے کہ خدا کی تائید اور نصرت کس کے شامل حال ہے کیونکہ جھوٹے مذہب کے ساتھ اسکی نصرت اور تائید کبھی شامل نہیں ہو سکتی اگر جھوٹے مذہب کی بھی وہی خاطر خدا کو ہو۔ جو کہ سچے مذہب کی ہوتی ہے تو پھر سچ اور جھوٹ کا امتیاز کرنا محال ہو جائیگا۔ اسلئے آنحضرت صلعم نے جیسے کہ قرآن شریف میں درج ہے یہ جواب دیا۔ کہ اعملوا علی مکانتکم انی عامل کہ اگر تم لوگوں پر میرا سچا ہونا مشتبہ ہے تو تم بھی اپنی اپنی جگہ عمل کرو میں بھی کرتا ہوں انجام پر دیکھ لینا کہ خدا کی تائید اور نصرت کس کے شامل حال ہے جو امر خدا کی طرف سے ہوگا وہ بہر حال غالب ہو کر رہیگا ؛ واللہ غالبٌ علی امرہ۔

ان مختلف الہامات کے فیصلہ کیلئے بھی دراصل یہی معیار ہے کیونکہ ایک طرف تو اہل اسلام الہام کے مدعی ہیں دوسری طرف سکھ وغیرہ بھی پس اگر یہ سب الہامات خدا کیطرف سے سمجھے جائیں تو پھر یہ بھی ماننا پڑیگا کہ خدا بھی بہت سے ہیں کیونکہ اگر وہ سب ایک ہی کا کلام ہے تو آپس میں ایکدوسرے کی ضدکیوں ہیں کہ وہی خدا ایک کو کہتا ہے کہ فلاں شخص سچا ہے اور دوسرے کو کہتا ہے کہ جھوٹا ہے پس ہمیں فیصلہ کی جو آسان ترین راہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک قول ہوتا ہے اور ایک فعل اگر قول میں اختلاف ہے تو اب فعل کی انتظار چاہئے قول پر اگر فیصلہ کا مدار رکھا جاوے تو اسکی نظیر دوسری جگہہ نکل آتی ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے کہ تم کذاب ہو لیکن فعل کو کہاں چھپا ئیں گے اسکی مثال تو ایک سورج کی ہے جسکی رویت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے قول سے مراد ہماری وحی الٰہی ہے اور فعل سے نصرت اور تائیدات الٰہیہ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ فعل کو دکھلاؤ تو یاد رہے کہ اسکا جلدی ظاہر کرنا ہمارا اپنا اختیار نہیں ہے اور کسی نبی کے اختیار میں کبھی یہ بات نہیں ہوتی کہ وہ آیات اللہ کو جب چاہے دکھا دیوے ہاں خلق اللہ کی خاطر ان کو اس قسم کے اضطراب ضرور ہوتے ہیں اور وہ خواہاں ہوتے ہیں مگر آخر آیات خدا کے ہاتھ میں ہیں اور وہ اپنے مصالحہ سے انکو کھولتا ہے آنحضرت صلعم کو بھی بڑا اضطراب تھا تو خدا تعالیٰ نے وحی کی کہ تو آسمان پر زینہ لگا کر جا اور انکو نشان لادے اگر ہم کذاب اور دجال ہیں تو صبر کرو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان یک کاذبًا فعلیہ کذبہ وان یک صادقًا یصبکم بعض الذی یعدکم جب سے دنیا قائم ہوئی ہے یہ کبھی اتفاق نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کاذب کی تائید کرکے سچوں کو شکست دی ہو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں آپکے مقابلہ پر الہام کے مدعی موجود تھے اور وہ آپکو جھوٹا خیال کرتے تھے مسیلمہ کذاب بھی انہی میں تھا اگر قول پر مدار ہوتا تو اشتباہ رہتا۔ مگر آخر فعل الٰہی نے فیصلہ کر دیا دیکھ لو۔ کہ اب کسکے دین کا نقارہ بج رہا ہے کس کا نام روشن ہے جو خدا کیطرف سے ہوتا ہے اوسکو برکت دیجاتی ہے وہ بڑھتا ہے وہ پھیلتا اور پھولتا ہے اور اسکے دشمنوں پر اسے فتح پر فتح ملتی ہے لیکن جو خدا کیطرف سے نہیں ہوتا وہ مثل جھاگ کی ہوتا ہے جو کہ بہت جلد نابود ہو جاتا ہے خدا کو کوئی دہوکا نہیں دیسکتا جسکا مدار تقوے پر ہوگا اور جس کے خدا کے ساتھ پاک تعلقات ہونگے اسی کی نصرت ہوگی یہ صرف ہمارے ساتھ ہی نہیں ہے کہ اسوقت اور ملہم ہمیں جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ بلکہ عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو کہ ملہم تھے اور وہ ان نبیوں کی تکذیب کرتے تھے تو اسوقت کے داناؤں نے یہی فیصلہ دیا تھا کہ جو سچا ہوگا اسکا کاروبار بابرکت ہوگا پس اب بجز اسبات کے اور فیصلہ نہیں نظر آتا کہ اگر قول میں پیچیدگی ہے تو فعل کو دیکھو۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ مجھے یہ درخواست کہ فعل ظاہر ہو۔ عبث ہے میں تو ایک عاجز بندہ ہوں یہ خدا کا کام ہے کہ جو فعل وہ چاہے ظاہر کر دے میں کیا ہوں خود رسول اللہ صلعم نے یہی جواب دیا کہ انما الاٰیات عند اللہ انما انا بشیرٌ و نذیر۔ انبیاؤں کا کام بازیگروں کیطرح چیٹے بٹے دکھانا نہیں ہوتا وہ تو خدا کے پیغامرساں ہوتے ہیں علمی بحث الگ ہے اور الہامی بحث الگ ہے مختصر فیصلہ یہی ہے کہ اگر قول میں تعارض ہے تو فعل خود فیصلہ کر دیگا۔ ایک کچہری کی تحصیلدار گورنمنٹ سے عزت نہیں پا سکتا اور گرفتار کیا جاتا ہے تو مفتری علے اللہ کیسے اسکا محبوب ہو سکتا ہے اور وہ کب اسکی تائید کر سکتا ہے اگر سچے کی عزت بھی ویسی ہو جیسیکہ جھوٹے کی۔ تو پھر دنیا سے امان اٹھ جاویگا۔ پس یاد رکھو کہ قول کے اشتباہ فعل سے ہی دور ہو سکتے ہیں میرے ساتھ جو وعدے خدا کے ہیں وہ ۲۵ - ۳۰ سال پیشتر براہین میں درج ہو چکے ہیں اور بہت سے پورے ہو گئے ہیں جو باقی ہیں چاہو۔ تو ان کا انتظار کرو۔ الہام میں دخل شیطانی بھی ہوتا ہے جیسے کہ قرآن شریف سے بھی ظاہر ہے مگر جو شخص شیطان کے اثر کے نیچے ہو اُسے نصرت نہیں ملا کرتی۔ نصرت اسے ہی ملا کرتی ہے جو رحمان کے زیر سایہ ہو۔ ہم اپنی زبان سے کسی کو مفتری نہیں کہتے۔ جبکہ وحی شیطانی بھی ہوتی ہے تو ممکن ہے کہ کسی سادہ لوح کو دہوکا لگا ہو۔ اس لئے ہم فعل الٰہی کی سند پیش کرتے ہیں رسول اللہ صلعم نے بھی یہ پیش کی تھی اور خدا تعالیٰ نے فعل پر بہت مدار رکھا ہے۔ ولو تقول علینا لاخذنا منہ بالیمین میں فعل ہی کا ذکر ہے۔ پس جبکہ یہ مسنون طریق ہے تو اس سے کیوں گریز ہے۔ **ہم لوگوں کے سامنے ہیں اور اگر فریب سے کام کر رہے ہیں تو خدا تعالےٰ ایسے عذاب سے ہلاک کریگا کہ لوگوں کو عبرت ہو جاویگی۔ اور اگر یہ خدا کی طرف سے ہے اور ضرور خدا کی طرف سے ہے تو پھر دوسرے لوگ ہلاک ہو جاوینگے۔**

انڈیا اخبار ۔ یہ ایک اخبار ہے جو کہ انگلستان میں چند انگریزوں کی کوشش سے محض ہندوستان کی خیر خواہی کی غرض سے جاری ہے اس کا مقصد از سر تا پا ہندوستان کی خیر خواہی کرنا ہے۔ ہندوستان میں اسکی اشاعت کیلئے مسٹر گوکھلے نے یہ ذمہ داری لی ہے کہ پانچہزار خریدار اس کے مہیا کئے جاویں اور مسٹر گوپال کرشن دیوہار ایم اے بلا کسی معاوضہ کے اس حوصلہ سے دورہ پر نکلی ہیں کہ صوبجات متحد اور پنجاب میں انڈیا اخبار کے کم از کم ...ہا خریدار پیدا کریں ہمنے یہ خبر اس لئے درج کی ہے کہ پیارے ناظرین سے اپیل کروں۔ جس حال میں دنیوی اغراض کی اشاعت کیلئے کفار لوگ اسقدر وسعت حوصلگی سے کام کر رہے ہیں اور اخبارات کیلئے ذمہ داریاں لے رہے ہیں اور اپنے اوقات وقف کر رہے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہمارے دوست البدر اخبار کیلئے جسکو یا سچائی کی اشد ضرورت ہے اور اشاعت دین کے ذرائعہ میں سے ہے۔ اپنی ہمتوں کو کفار سے بڑھ چڑھکر اس راہ میں صرف نکریں پھر اسپر خرچہ بھی کچھ نہیں ہے اگر صرف ایک دھیلا (نیم پیسہ) ہر روز علیحدہ کر لیا جاوے تو سال بھر میں ۲ روپے ۱۳ آنے بنتے ہیں جسمیں ۲ روپے اور ڈاک اخبار البدر اور ایک کتاب سالانہ آپکو مل سکتی ہے۔ کیا آپ کوشش کرینگے۔ کہ اس ذریعہ اشاعت کے قیام کے لئے اپنے دوست یا احمدی بھائی سے ایک دھیلا ہر روز جمع کرا کر اُسے یہ اخبار ضرور خرید دیں

قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ

عام طور پر اس آیت کے معنے یہ کئے جاتے ہیں کہ ابلیس نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی کہ مجھے قیامت تک مہلت دیجاوے حالانکہ یوم یبعثون کے معنے ہمیشہ قیامت کے ہی نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ حقائق شناس لوگ ہمیشہ اسے مختلف موقعہ اور محل پر لیتے رہے ہیں۔

صوفی لوگوں کا خیال ہے کہ ایک وقت انسان کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ کہ وہ دلیل یا قوم کے دباؤ کے زور سے اپنے ایمان کو قائم رکھتا ہے اور جونہی کہ اُسے دلیل میں کمزوری معلوم ہوئی یا ایسی مجلس میں جہاں پر قوم کا دباؤ وغیرہ کوئی نہیں تو معاً اُسکا خیال بدل گیا۔ اور بدعقیدوں اور بدعملیوں کو اختیار کر لیا۔ پھر ایک وقت انسان پر ایسا آتا ہے کہ وہ بدی سے بکلی متنفر ہو جاتا ہے اور جیسے خواہ کتنا ہی بھوکا کیوں نہ ہو لیکن نجاست برداشت نہیں مارتا ایسے ہی وہ خدا کی نافرمانی کے نزدیک نہیں پھٹکتا۔ یہ عارفانہ حالت ہوتی ہے۔ [illegible] وحشت سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ اسکے حاصل ہونے سے سابقہ حالت پر ایک موت وارد ہوتی ہے۔

عام علمائے ربانی کے نزدیک بعثت کا لفظ ہوشیاری اور بیداری پر بھی استعمال ہوتا ہے کہ جب انسان نیند اور غفلت سے بیدار ہو تو اس موقعہ پر بھی اسے بولتے ہیں نیز بلوغ اور عقل کے زمانہ پر یہ لفظ استعمال ہوتا ہے کہ اس سے پیشتر انسان شہوات کا تابع ہوتا ہے اور اُسے کوئی تمیز نہیں ہوتی کہ عاقل اور بالغ ہو کر وہ نیک و بد کی تمیز کرتا ہے اور اسکے مطابق ہر کام کرتا ہے۔ یہ بھی ایک ادنیٰ درجہ کی بعثت ہے۔

پھر جب تک انسان عرفان کا درجہ حاصل نہیں کرتا یا غفلت کی نیند سے بیدار نہیں ہوتا تب تک اسے مہلت ہوتی ہے کہ وہ وسوسہ اندازی کرے۔ اور جونہی کہ وہ خدا کی کنار عاطفت میں آگیا پھر ابلیس کا کوئی وسوسہ کسی قسم کا اُس پر نہیں رہتا۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ کہ جو لوگ عبودیت میں پورے طور پر آ جاتے ہیں ان پر پھر کسی قسم کا تسلط نہیں رہتا۔

ایک عاقل اور بالغ انسان پر بھی کسی قسم کا تسلط شیطانی ہرگز نہیں ہوتا۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی نے گردن پکڑ کر کسی سے چوری کرائی ہو یا اسے کنجریوں کی طرف لیا ہو۔ ہاں اس سے پیشتر حالت طفولیت اور بچپن میں ہی وہ شہوات کا تابع انسان ہوتا ہے لیکن حالت بلوغت میں وہ ہرگز مجبور نہیں۔ لہٰذا آیۃ کے یہ معنے ہونگے کہ مجھے اس وقت مقررہ تک مہلت دیا جاوے۔ پھر بارگاہ ایزدی کی طرف سے ارشاد ہوا

اِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ کہ تیری مہلت مانگنے پر کوئی نئی بات نہیں ہو سکتی۔ تو تو پہلے ہی سے مہلت دیا گیا ہے۔ یہ معنے اسکے نہیں ہیں کہ خاص اس وقت ابلیس کو مہلت ملی بلکہ من المنظرین کا کلمہ بتلاتا ہے کہ وہ شروع ہی سے مہلت یافتہ ہے اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کی حکمت بالغہ نے یہ کبھی نہیں چاہا کہ وہ کسیکو مجبور کرے! از درس قرآن۔

قال اور کلام

سورہ اعراف میں جو ابلیس کا قصہ درج ہے اور عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا خدا تعالےٰ اور ابلیس کے درمیان گفتگو ہوتی رہی اس پر میں نے سوال کیا کہ یہ کلام کس طرح ہوئی تھی جناب مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں سے اکثر لوگوں کو یہ علم نہیں کہ جب کوئی سوال کرے تو اُس پر غور کرے۔ اور دیکھے کہ آیا خود اسکا سوال درست بھی ہے کہ نہیں۔ جھٹ سائل کے رعب میں آکر اسکا جواب دینے کی کوشش کی جاتی ہے مثلاً یہی سوال ہے کہ اسمیں ابلیس اور اللہ تعالےٰ کے درمیان کلام کا ذکر ہے۔ حالانکہ سارے قرآن شریف میں کلام کا لفظ آیا ہی نہیں تھوڑی سی بحث کے بعد یہ امر قرار پایا کہ اُردو زبان اصل میں ناقص ہے جو کہ عربی کلام کے مفہوم کو پورے طور پر ادا نہیں کر سکتی اور پھر آپ نے سوال کا مفہوم سمجھ کر جواب کی طرف توجہ کی۔

قال ایک ایسا لفظ ہے جو کہ عربی زبان میں صرف کلام اور مخاطبہ پر ہی نہیں بولا جاتا بلکہ اظہار حالت پر بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً ایک ضرب المثل ہے قَالَ الْجِدَارُ لِلْوَتَدِ لِمَ تَشُقُّنِي قَالَ سَلْ مَنْ يَدُقُّنِي دیوار نے میخ کو کہا تو مجھے پھاڑتی ہے تو میخ نے کہا کہ آپ اُسے سوال کریں جو مجھے کوٹتا ہے۔

پس جب تک کلام کے لفظ کے ساتھ کبھی [illegible] تکلیما وغیرہ کا لفظ نہ ہو یا قرائن نہ ہوں تب تک اس کے معنے کبھی زبان سے کلام کرنے کے نہیں ہوتے جیسا کہ قرآن شریف میں ہے۔ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا تکلیما کے لفظ نے یہاں اس امر کو صاف کیا ہے کہ ضرور مکالمہ ہی تھا۔

اس امر کے سمجھنے کے لئے کونسا ایسا مقام ہوتا ہے کہ جہاں قال کا لفظ ہو۔ اور اسکے معنے کلام الٰہی کے ہوں۔ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا اللہ تعالےٰ کا مخاطب کوئی اسکا برگزیدہ اور صاحب فضل شخص ہے کہ نہیں؟ کیونکہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ برگزیدوں سے ہی کلام کرتا ہے شریر اور بدکار اسکے خطاب کے مستحق نہیں ہوتے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ یہاں اس امر کی تخصیص ہے کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ رسولوں یا رسول صفت انسانوں سے ہی کلام کرتا ہے۔

مسئلہ تقدیر پر نوٹ

وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ پ ۱۰۔ جب یہ لوگ کچھ بُرا کام کرتے ہیں اور اُس پر کوئی ملامت کنندہ ملامت کرتا ہے۔ تو جواب میں کہا کرتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد بھی اسی طرح کرتے آئے ہیں۔ اس لئے یہ بات فحش نہیں اور بعضے یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ خدا نے ہی ان باتوں کا امر کیا ہے اور اپنے دعوے کے اثبات میں بعض آیات متشابہات پیش کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ اُن کا رد فرماتا ہے۔ کہ خدا کی شان کے تو یہ بات شایاں ہی نہیں کہ وہ فحش کا امر کرے تمکو تو صفات اُلوہیت کا علم ہی نہیں جو خدا کی طرف ان باتوں کو منسوب کرتے ہو۔ خدا کا امر تو ہمیشہ عدل اور انصاف پر مبنی ہوتا ہے جس میں کسی قسم کے جبر و اکراہ کو دخل نہیں۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ پ ۱۱

اس آیت کے معنے سمجھنے میں لوگوں نے غلطی کھائی ہے عام طور پر اسکے معنے یہ کئے ہوئے ہیں کہ ہر ایک اُمت کا ایک وعدہ ہے جب وہ وعدہ آگیا تو اسمیں نہ دیر ہو سکے گی ایک گھڑی اور نہ جلدی۔ پھر اعتراض ہوتا ہے کہ جب عذاب آہی گیا تو [illegible] ہر ایک اُمت کے لئے ایک میعاد یا وقت نزول کا ہوتا ہے تب وہ وقت آجاتا ہے۔ تو انبیاء عذاب کو ایک گھنٹہ بھی پیچھے نہیں کر سکتے۔ اور اسوقت کیا۔ جیسے قبل از وقت نزول آگے بھی نہیں کر سکتے وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ کا عطف اِذَا جَاءَ پر نہیں [illegible]

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ ... أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ

نصیبہم من الکتاب کے معنے کتاب کا وہ حصہ جسمیں انکو ہی کہ مفتریکو سزا دی جاتی ہے اور وہ ہلاک ہوتا ہے۔ آگے توفیہم بھی اُس کے آگے ساتھ ہی حالت موت کا بیان ہے۔

درس قرآن سے کچھ

نوٹ: یہ صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً اُن سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اوّل قرآن شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے

سورۃ ھود رکوع ۶ نمبر ۵

والیٰ عادٍ اخاھم ھودًا قال یقوم ... الخ عاد ایک قوم تھی۔ جو ابصرہ سے لیکر عدن تک آباد تھی۔ اُنکی طرف ایک اُنہی کی قوم کا آدمی ہود علیہ السلام بھیجے گئے تھے۔ جنہوں نے ان کو خدا کی توحید کی طرف دعوۃ کی۔ انبیاؤں کی زندگی پر جسقدر نظر ڈالو گے۔ تو سب کی ایک ہی مشن نظر آئیگی۔ جس کے لئے وہ مامور تھے۔ یعنے اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ۔ یعنے اس ذات جامع جمیع صفات کاملہ کی عبادت کرو۔ جس کا نام اللہ ہے۔ اور اس کے سوائے کوئی اور معبود نہیں ہے۔ رسول کی اطاعت اگر کی جاتی ہے۔ وہ بھی اس لئے۔ کہ وہ اس کی طرف سے ہوتا ہے

ان انتم الا مفترون یہ اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ جسقدر بت پرست لوگ ہوتے ہیں۔ آخر کار ان میں افترا پردازیاں اور جھوٹ ضرور پیدا ہوجاتا ہے۔ اس وقت جسقدر مشرک لوگ اور سجادہ نشین دیکھو گے سب کو اس مرض میں مبتلا پاؤ گے۔ جسقدر لوگ مزار پرست ہوتے ہیں۔ ان سب کے خیال اور دماغ میں صاحب قبر کی کرامات کی عظمت بیٹھی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ لوگ گدی اور سجادہ نشین ہوتے ہیں۔ وہ اس صاحب قبر کی کچھ کرامات وغیرہ من گھڑت تیار کرتے ہیں۔ اور چونکہ مختلف مزار ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں تفرقہ بھی پیدا ہوجاتا ہے۔ اور پھر تفرقہ سے غیروں کے عیوب تلاش کرنے کی نوبت آتی ہے۔ حتے کہ سچے اسباب اور ان کے سچے نتائج سے محروم رہ جاتے ہیں۔ مثلاً جو لوگ چیچک کے مرض کی دیوی تسلیم کرتے ہیں۔ وہ دوا دارو کی طرف ہرگز توجہ نہ کریں گے۔ اسی لئے سچے نتائج اور سچے اسباب سے محروم رہیں گے۔ انہی وجوہات پر حضرۃ ہود نے اس قوم کو مفتری قرار دیا ہے

ویزدکم قوۃ الیٰ قوتکم چونکہ شرک اور بت پرستی کا نتیجہ تفرقہ تھا۔ اس لئے بتلایا کہ اگر تم سچے واحد خدا کی پرستش کرو گے۔ تو تمہارے اندر قومی وحدت پیدا ہوکر قوت بڑھیگی اور تفرقہ دور ہوجاویگا۔

ما جئتنا ببینۃ کہ تو ہمارے پاس کوئی کھلی دلیل تو لایا نہیں۔ یہاں اپنے آپ کو منکر لوگ بہت عاقل قرار دیتے ہیں۔ لیکن ان کی عقل کی قلعی آگے چلکر کھلتی ہے۔

ان نقول الا اعتراک ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ تم نے ہمارے بتوں کو ذلیل و خوار کہا ہے۔ اس لئے بعض ہمارے ٹھاکروں نے تیری عقل ماردی ہے۔ چاہئے غور ہے۔ کہ ہود کو تو بے عقل قرار دیتے ہیں۔ اور خود اس طرح عقلمند بنتے ہیں۔ کہ ایک بے ثبوت اور لغو دلیل پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک نمونہ ہے۔ ان لوگوں کی عقلوں کا جو کہ خدا کے ماموروں کے مقابل پر خود کو عالم خیال کرتے ہیں۔

انی اشھد اللہ واشھدوا انی بریٓءٌ مما تشرکون سے اور نیز اگلی آیت سے ہود علیہ السلام کی قوت ایمانی اور فراست کا پتہ لگتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر تمہارے نزدیک کسی ایسے بت میں یہ طاقت ہے۔ کہ وہ میری عقل سلب کرے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اگر سب بت ملکر مجھے تباہ کرنا چاہیں۔ تو ضرور ہی کر دیویں۔ تو اب میں سب کو کہتا ہوں۔ کہ میں ان سے بیزار ہوں۔ اور ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ جو کرنا ہے۔ کرلیں اور پھر انہیں پر ہی حصر نہیں کرتا۔ بلکہ خدا کے سوا اور جن جن پر تم کو بھروسہ ہے۔ ان سب کو جمع کرو اور ملکر مجھ سے ساتھ جنگ کرو۔ اور کسی قسم کی مہلت مجھکو نہ دو۔ پھر دیکھو۔ کہ تم سب مغلوب اور مقہور ہوتے ہو کہ نہیں۔

ما من دابۃ الا ھو اٰخذ ... الخ ہر ایک کی چوٹی اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے اور میرا رب صراط المستقیم پر ہے۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ جو صراط المستقیم پر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال ہوگی۔ اور جو اس پر حملہ کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کی چوٹی سے پکڑ کر اُسے دور پھینکدے گا۔

امنا کوئی ہلاکت کی راہ جو خدا پیدا کردے

نوٹ: جزیرہ نمائے عرب کے شمال و مشرق میں عراق کا ملک ہے۔ جہاں پر قوم نوح آباد تھی۔ اور کوفہ سے بصرہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ اور بصرہ سے لیکر عدن تک قوم عاد کا علاقہ تھا۔ پھر عدن سے لیکر حجاز تک قوم ثمود اور شمال کی طرف قوم لوط تھی۔ انہی مقاموں پر بعدازاں موسیٰ کی قوم رہتی تھی۔ ان بستیوں کا ذکر کرنے سے قرآن کریم کا یہ منشاء معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے یہ اقوام اپنے وقت کے ماموروں کے ہاتھ پر مفتوح ہوگئیں۔ ایسے ہی یہ سب مقامات اور اقوام نبی کریم اور آپ کے خلفائے راشدین کے ہاتھوں پر فتح ہونگی۔ چنانچہ خلیفہ اوّل کے وقت سب مفتوح ہوگئیں۔ اور یہی وہ علاقے تھے۔ جہاں اسلام کے برخلاف لوگ منصوبے وغیرہ کرتے تھے۔

کنز الاخلاق

میں نے دینی معلومات کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا ہے کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہ جاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیجاویں اور اُسے کنز الاخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے۔ کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہوگا۔ (ایڈیٹر)

۵ لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہٗ

جو امانت دار نہیں۔ وہ ایماندار نہیں۔ اور جو اپنی بات پر قائم نہیں۔ وہ دیندار نہیں۔

۶ اذا سرتک حسنتک وساءتک سیئتک فانت مؤمن

جو نیک کام کرنے سے خوش ہو۔ اور بُرے کام سے رنجیدہ ہو تو جان لینا چاہیئے۔ کہ وہ ایمان والا ہے

۷ قلت ما الاسلام۔ قال طیب الکلام واطعام الطعام قلت ما الایمان۔ قال الصبر والسماحۃ قال قلت ای الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ قال قلت ای الایمان افضل قال خلق حسن۔

احاطہ اسلام میں وہ لوگ داخل ہیں۔ جو نرمی سے بات کرتے ہیں۔ اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور دائرہ ایمان میں وہ لوگ گنے جاتے ہیں۔ کہ جو مصیبت گذر چکی۔ اس میں بیدل ہو کر گھبراتے نہیں۔ اور جو مصیبت سامنے آنے والی ہو۔ اس میں مستقل رہتے ہیں۔ اور سخاوت کرتے ہیں۔ اور تمام مسلمانوں میں افضل وہ ہیں۔ جن کی بات اور ہاتھ سے کسی کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے۔ اور تمام ایمان والوں میں افضل وہ ہیں۔ جن کی عادتیں نیک ہیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق حالات و خبریں

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام مع اہل بیت بحمد اللہ خیریت سے ہیں۔ رسالہ موعودہ دربارہ فتح مقدمات آپنے تصنیف کرنا شروع فرمادیا ہے

بزرگان ملت اور دیگر احباب قادیاں بھی بخیر و عافیت ہیں۔ اور اپنے اپنے خدمات دین میں مصروف ہیں۔

مدرسہ کا جدید انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہوگیا ہے امید ہے کہ کمیٹی منتخبہ ہر ایک پہلو سے اسے مکمل کرے گی۔

مولوی محمد احسن صاحب امروہیہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ سردی اور شدت طاعون کی اب کوئی حد نہیں رہی ہے اور مثل مخالفین کی مخالفت کے طاعون کی شدت بڑھ رہی ہے سردی سے پانی گھڑوں میں جم جاتا ہے اور نازک پودے سب مارے گئے

ڈاکٹر محمد علی خان صاحب افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں طاعون کا دوردورہ پھر شروع ہوگیا ہے کسماؤ میں بہت لوگ مر رہے ہیں کوئی بیمار ۲۴ گھنٹہ سے زیادہ جانبر نہیں ہوتا۔ یہاں کے قوانین سخت ہیں۔ آمدرفت بالکل ایکدوسری جگہہ کی بند ہے۔ گھر جلا دئے جاتے ہیں۔

وفات۔ عالیجناب ذوالفقار علی خاں صاحب میرٹھ سے اطلاع دیتے ہیں کہ حاجی رحمان بخش صاحب احمدی فروری کے اول ہفتہ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں تمام احباب ان کے لئے نماز جنازہ اور دعائے مغفرت ادا فرمادیں

منشی فتحدین صاحب پونڈ کلرک پالم پور تحریر کرتے ہیں کہ انجمن احمدیہ کے یہاں قیام کے لئے ایک واعظ کی ضرورت ہے اگر مولوی محمد حسین صاحب حافظ ڈنگوی ادہر تشریف لادیں تو غنیمت ہے۔

میاں محمد عبداللہ صاحب میڈیکل اسسٹنٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ وہ انشاء اللہ ماہ مارچ ۱۹۰۹ء میں معہ اپنے دوست بابو سلطان علی صاحب کے چندماہ کی رخصت پر کسیجو علاقہ افریقہ سے ہندوستان تشریف لا رہے ہیں

یادگار فتح مقدمات میں احباب روپیہ ارسال فرمارہے ہیں کسی احباب کو اسمیں حصہ لینے سے خالی نہ رہنا چاہئے

حاجی رحمان بخش صاحب مرحوم کی نماز جنازہ ۱۰ فروری ۱۹۰۹ء کو مسجد اقصےٰ میں ادا کی گئی

عید الضحیٰ - قادیاں میں بروز جمعرات قرار پائی۔

وفات۔ سلطان عمر خان احمدی ساکن موضع کھیسہ اپنی اہلیہ کی وفات مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۹ء کی اطلاع دیکر احمدی احباب سے دعائے مغفرت و نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

غیر مستطیع احباب جلد اطلاع دیں

عالیجناب فضل محمد خان صاحب رئیس ہنگووال و شیخ محمد یوسف صاحب ٹھیکہ دار کسرٹ انبالہ نے فتح مقدمات کی خوشی اور یادگار میں ایک ایک اخبار کی قیمت جو کسی غریب بھائی کے نام جاری ہو اپنے ذمہ لی ہے لہذا ایسے احباب جلد اطلاع دیں۔ زیادہ درخواستوں پر قرعہ اندازی کیجاویگی جنکے نام برآمد ہونگے ان کے نام اخبار جاری ہوگا

بزم احمدی

منشی وزیر علی صاحب نے بمبئی سے ایک اخبار بنام پنچ ارسال کیا ہے جس میں کسی خباثت کے فرزند نے بنارس سے ایک آرٹیکل فتح مقدمات کے متعلق دیا ہے اور اپنی خبیث طبیعت کے تقاضا سے اس پر نکتہ چینی کی ہے۔ منشی صاحب موصوف نے چاہا ہے کہ اس کا جواب دیا جاوے۔ ان کو واضح ہو کہ ایسے لا العقل اور جاہل لوگوں کا جواب قرآن شریف نے اعراض سے دیا ہے چنانچہ حکم ہے **واعرض عن الجاھلین**۔ جواب ہمیشہ معقول پسند انسان کو ملتا ہے نہ کہ نقالوں۔ ڈوموں۔ مسخروں اور بھانڈوں کو۔ ان لوگوں کو مخاطب کرنا خود اپنے ہاتھ سے اُن کی عزت کرنا ہے جو کہ گناہ اور ظلم عظیم ہے۔

مکرمی عبداللہ صاحب راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ جب کسی مریض یا حاجتمند کی درخواست دعا کی ہو اور اُسکا مقصد حاصل ہو جایا کرے تو اسے چاہئے کہ کامیابی کی اطلاع دیا کرے تاکہ دعا کنندہ کو اپنی استجابت دعا کی خوشی حاصل ہو

نیز وہ چاہتے ہیں کہ راولپنڈی کی احمدی جماعت سے تعارف پیدا ہو۔ اس لئے وہاں کے احباب کو ان سے ملاقات کرنی چاہئے۔

اور اگر وہ خود جناب میر احمد شاہ صاحب کتب فروش راولپنڈی سے ملاقات کریں۔ تو ان کے ذریعہ دیگر احباب احمدی کا پتہ ملجاویگا۔

محمد عمر صاحب صدر مدرس مدرسہ کوٹلہ علاقہ نظام کو واضح ہو۔ کہ قادیانی کارخانجات میں حالی روپیہ نہیں لیا جاسکتا کیونکہ یہاں تو ضرورت اخراجات کی ہے نہ کہ زینت کی اس لئے آپ اُسے انگریزی سکّہ سے تبادلہ فرماکر ارسال فرمادیں۔

اشاعت کی طرف میں احباب کو خاص توجہ دلاتا ہوں اور اس کی تائید میں ایک خط آمدہ از برادر ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپکی چھٹی دربارہ تکالیف و جوہات بے قاعدگی اخبار پڑھا بیشک ایسی بے توجہی نہ ہونی چاہئے جس سے قوم قایل الزام ہوسکتی ہے اس عدم توجہی سے خدانخواستہ یہ نہ ثابت ہو کہ ہماری اس قلیل سی جماعت میں اتحاد نہیں۔ خدا نہ کرے کہ کوئی دشمن یا مخالف اس سے یہ بد اثر نتیجہ نکالے۔

بندہ کو آپکی ان تکالیف کا حال پڑھکر سخت افسوس ہوا خداوند کریم آپکو اپنی مرادوں میں کامیاب فرماوے اور اس پودے کی جڑھیں مضبوطی سے لگاوے جس پر کوئی مخالف ہوا متاثر نہ ہوسکے۔

بندہ نے مبلغ صہ روپیہ پہلے ارسال کردئے ہیں اسکو آپ امدادی روپیہ میں شامل فرمادیں اسکو ہرگز کسی قسم کا چندہ نہ سمجھا جاوے بندہ اس بات کو نہایت خوشی و شرح صدر سے قبول کرتا ہے کہ اخبار کی قیمت ع؎ روپیہ ہوجاوے اسطرح کسی کو بوجھ بھی نہ معلوم ہوگا اور آپ کو بھی قدرے امداد ملجائیگی۔

میرا خیال ہے کہ ہمارے عالی حوصلہ و سابق بالخیرات جماعت کا کوئی فرد بھی ایسا نہ ہوگا جو اس دو آنہ کی ایزاد پر کسی قسم کی شکایت کا حرف مُنہ پر لاوے۔ بلکہ امید ہے کہ اس موجودہ مطبع و اخبار کی تکالیف کو مدنظر رکھکر اس قلیل رقم کو بسر و چشم و نہایت خوشی سے قبول فرماویں گے کہ جس سے ان کے سرمایہ میں کسی قسم کا نقصان نہیں اور اس ہر ایک بھائی کی امداد۔ بلکہ اپنی ہی امداد ہے ٭ سید جلال ہاسپٹل اسسٹنٹ برہرا

ناگپور میں احمدی کی نسبت جو استفسار شائع ہوا تھا اسکی نسبت حافظ احمد اللہ صاحب احمدی رائپور سے اطلاع دیتے ہیں کہ شہر ناگپور انکا مسقط الراس ہے اب وہ ۱۸۸ میل کے فاصلہ پر ہیں لیکن اب ناگپور میں کوئی احمدی انکے خیال میں نہیں ایک احمدی بھائی منشی محمد جعفر صاحب منڈلہ ملک متوسط میں سنصرم ہیں لیکن وہ مقام بھی ناگپور سے اسیقدر فاصلہ پر ہے۔ کثرت سے اہل ہنود کی آبادی ہے اور دفاتر کی زبان ہندی ہے جس سے اس ملک کی ذریت پر ایک خطرناک اثر پڑ رہا ہے۔

درخواست دعاء

معلوم ہوتا ہے کہ احباب نے اخبار کے اس حصہ کو بہت مفید پایا۔ چنانچہ ان دنوں میں اس کے متعلق تحریکیں دیکھی جاتی ہیں جنکو میں ذیل میں درج کرونگا لیکن میں اسموقعہ پر یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کی زبانی کئی دفعہ سنا اور شائع بھی کیا ہے کہ انسانکو اپنی دعاؤں میں بھی دین کے پہلو کو مقدم رکھنا چاہئے اسکی دعاؤں کا اکثر حصہ دنیاوی آرام اور نفس کی آسایش کیلئے اگر ہوگا تو عند اللہ وہ کوئی قدر والی شے نہ قرار پاویگا جب کہ دین کیلئے بھی اسے اسی قسم کی فکر اور تڑپ دعا کیلئے نہ ہوگی اسلئے اس پہلو میں بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے اقرار کو نباہنا چاہئے

(۱)۔ قادیان میں حضرت مولوی نورالدین صاحب، مفتی محمد صادق صاحب، اور خاکسار ایڈیٹر اپنی صحت اور حاجات کے لئے دعا کے خواستگار ہیں۔

(۲)۔ شیخ ڈاکٹر ممتاز علی خانصاحب جو کہ اول سمالی لینڈ میں اپنی مہربان گورنمنٹ کیخاطر جانبازی کر رہے تھے اب وہاں سے واپس کر سیالکوٹ میں مقیم ہیں آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مہم سمالی لینڈ کے حسن خدمات کے صلہ میں جن دیسی افسران فوج کی سفارش ہوئی ہے الحمد للہ انہیں عاجز بھی ہے اور سفارش بھی دو تین مرتبہ ہوچکی ہے جس میں آپکو فسٹ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ بنادینے پر زور دیا گیا ہے لیکن تاحال نتیجہ ظہور میں نہیں آیا لہذا آپ چاہتے ہیں کہ جملہ بزرگان ملت و احمدی احباب ضرور انکی کامیابی کیلئے دعا فرمادیں اور سعادت دینی سعادت ابدی۔ دینی خدمات کی توفیق اور خاتمہ بالخیر کے لئے دعا کی درخواست ہے بوجہ عدم گنجائش ان کا خط نقل نہیں ہوسکا۔

۳۔ مکرمی عبداللہ صاحب احمدی راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں کہ ۲۷ فروری سے ۲۹ فروری تک انکا ایک کام ہونیوالا ہے جسمیں کامیابی کیلئے بارگاہ ایزدی میں دعا کیجاوے

میرے ایک دوست بابو علی بخش صاحب کا بچہ بیمار ہے وہ انکیلئے صحت کی دعا احمدی دوستوں سے چاہتے ہیں۔

شیخ محمد یوسف و نصیر احمد صاحبان احمدی انبالہ سے خواستگار ہیں کہ انکے حق میں نیک عمل بجالانیکی توفیق حاصل ہونے کی دعا فرمائی جاوے۔ اور خاتمہ بالخیر ہو

شرقی افریقہ میں طاعون پھوٹا ہے احمدی دوستوں اور ہر ایک سعید انسان کی اس سے حفاظت کیلئے دعا طلب کی جاوے۔

بابو فضل الٰہی صاحب ویکسینیٹر ہزارہ سے چاہتے ہیں کہ انکے لئے وسعت معاش کی دعا کیجاوے تاکہ وہ دل کھولکر اسلامی خدمات میں حصہ حاصل کریں۔

نوٹ۔ احمدی انجمنوں اور احباب کو سلسلہ کے متعلق خبریں بغرض طبع ہر وقت ارسال کرنی چاہئیں۔

آخری اطلاع

ماہ دسمبر ۱۹۰۴ء میں اخبار کے ہمراہ ایک ایک کارڈ ناظرین کی خدمت میں ان کی رائے خریداری اخبار و قیمت معلوم کرنے کے بارہ میں پیش کیا گیا تھا اگرچہ بہت سے کارڈ دفتر میں وصول ہو گئے ہیں مگر تاہم ایک حصہ ابھی تک وصول نہیں ہوا کارخانہ کی طرف سے ان کے نام اخبار جاری ہے لہذا یہ آخری اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر وہ احباب کارڈ ارسال کر کے اپنی رائے کا اظہار نہ کرینگے تو ان کو بہ تصور ۔ ؍ روپیہ سالانہ کا خریدار جانکر وی پی ارسال ہوگا اس لئے آج کی تاریخ سے ایک ہفتہ کی مہلت دیجاتی ہے اس اثناء میں واجب ہے کہ اخبار کی خریداری یا عدم خریداری سے جلد اطلاع دیویں تاکہ وی پی ان کی ہدایت کے مطابق ارسال ہوں ۔

وی پی کی اطلاع

جن احباب نے ۱۹۰۵ء میں اخبار البدر کی خریداری منظور فرما کر کارخانہ کی عزت افزائی فرمائی ہے ان میں سے بعض تو وہ احباب ہیں جنہوں نے قیمت کی ادائیگی کا مہینہ مقرر کر دیا تھا اس لئے ان کے نام اسی ماہ میں وی پی ارسال کیا جاتا ہے لیکن بعض احباب نے کوئی تعین میعاد نہیں کیا ۔ صرف یہ لکھدیا تھا کہ قیمت بعد کو ارسال ہوگی ایسے احباب کا انتظار کیا جاتا ہے ۔۔۔ نہیں ہوا کرتی اس لئے اطلاع گذارش ہے ۔ کہ مؤخر الذکر احباب کی خدمت میں وی پی ارسال کئے جا رہے ہیں وہ وصول فرما کر کارخانہ کی امداد میں سے حصہ لیں ۔ امید ہے کہ معزز ناظرین وی پی کی وصول کے لئے بہمہ تن طیار رہیں گے ۔ (خاکسار منیجر)

رعایتی قیمت پر دو کتابیں

میرے ایک دوست کتاب عسل مصفیٰ اور تشخیص الامراض فروخت کرنا چاہتے ہیں ۔ ان کی اصل قیمت ۵ روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے ۔ لیکن اگر کوئی صاحب علاوہ محصولڈاک کے صرف للعہ روپیہ پر خریدنا چاہیں تو جس کی درخواست دفتر البدر میں اول وصول ہوگی اس کے نام وی پی کر دیا جاوے گا ۔

مراسلت رسالہ اخویم محمد ظہیر الدین صاحب احمدی اور بابو محمد عظیم صاحب احمدی اسدفعہ بوجہ عدم گنجائش درج نہیں ہوسکے انشاء اللہ آئندہ نمبر میں درج ہوں گے

ایسے ہی درس قرآن کے متعلق جو شبہات پیش کئے گئے ہیں ۔ ان پر بھی آئندہ ریمارک انشاء اللہ ہوگا ۔

تحقیق الادیان و تبلیغ اسلام

ناظرین کو یاد ہوگا کہ بھائی مفتی محمد صادق صاحب نے بلاد یورپ و افریقہ میں اسلام و مشن احمدیہ کی تبلیغ کا ایک ذریعہ بذریعہ پرائیویٹ خط و کتابت قائم کیا ہوا ہے اور آپ کی سعی کا یہ نتیجہ ہے کہ مسٹر حسن اینڈرسن نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل کر لیا ہے ۔ اس ذریعہ کے مفصل حالات البدر کے گذشتہ کسی نمبر میں آپ مطالعہ فرما چکے ہیں چونکہ یہ بھی ایک دینی خدمت ہے اس لئے بعض احباب نے مفتی صاحب کا ہاتھ بٹانا چاہا ہے جو امداد انہوں نے دی ہے دوسرے احباب کی ترغیب اور تحریص کیلئے اسکی رسید ذیل میں درج کیجاتی ہے

رسید زر چندہ

۱ ۔ جناب عبد الکریم صاحب ٹھیکیدار ڈوڈ مشن	۶ ۔ بابو مرزا عباس علی صاحب لوہاٹ اکتوبر نومبر
۲ ۔ جناب سید نشا احمد صاحب ۔	۷ ۔ بابو محمد الہی صاحب سب ملٹیر
۳ ۔ جناب غلام صاحب	۸ ۔ میاں عبد الحق صاحب فرزند بابو صاحب
۴ ۔ بابو فتحدین صاحب اورسیر	۹ ۔ سردار محمد ایوب صاحب سالدار رسالہ ٹوڈمشن
۵ ۔ بابو خیر الدین صاحب گارڈ کوہاٹ اکتوبر نومبر	۱۰ ۔ سیٹھ اسمعیل آدم صاحب بمبئی سادہ ہوکار

محمد صادق قادیان ۸ فروری ۱۹۰۵ء

رسید زر لغایت ۱۳ جنوری ۱۹۰۵ء

اصلاح ۔ رسید زر مندرجہ نمبر ۴ یکم فروری لغایت ۶ جنوری کتھی نہ کہ ۲۲ ،

۱۸ ۔ منشی محمد حسین صاحب چنیوٹی ۱۹۰۵ء	۳۰۶ ۔ منشی محمد حسین صاحب ظفروال
۱۶ ۔ میاں الہ بخش صاحب اینڈ سنز سوداگر بائیسکل	۴۴ ۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب
۵۸۶ ۔ منشی محمد بخش صاحب کڑیانوالہ	اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ ۱۹۰۶ء
۵۸۱ ۔ میاں فضل الہی و محمد امین صاحب سوداگران	۱۷۱ ۔ چوہدری محمد سرافراز خانصاحب دہلی
۱۶۱ ۔ منشی زین الدین صاحب بمبئی	۹۷ ۔ خانصاحب ابراہیم خان بن حاجی موسےٰ خاں مرحوم بمبئی ۔
۹۳ ۔ بابو عبد الرحمن صاحب بمبئی	۵۸۲ ۔ منشی نذر محمد صاحب محرر عدالت ڈیرہ غازیخاں
۵۵ ۔ میاں رحیم بخش صاحب ٹھیکیدار چونڈہ	۶۵۶ ۔ میاں اعظم صاحب سرگانہ
۱۰۱ ۔ منشی نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد	۱۱۱ ۔ بابو عطا الہی صاحب لالہ موسیٰ
۳۴۰ ۔ میاں عبد اللہ خانصاحب چک ۱۴۲	۵۲۷ ۔ میاں عبد الصمد صاحب مونگ متصل ہیرا
۲۵۱ ۔ مسماۃ جیون بیگم صاحبہ ازملا	۲۵۰ ۔ حکیم سرفراز حسین صاحب بٹ گنڈہ بعد امداد
۲۲۹ ۔ مولوی کرمداد صاحب دوالمیال	

۶۳ ۔ محمد تقی صاحب سرصند	۵۲۲ ۔ ذوالفقار علی خان صاحب ۱۹۰۵ء
۳۲۱ ۔ محمد حسین صاحب دفتر سرکاری	۲۰ ۔ شیخ محمد اسمعیل صاحب لائلپور ۱۹۰۵ء
وکیل ۱۹۰۵ء	۵۸۱ ۔ میر عبد الباقی صاحب سیالکوٹ ۱۹۰۵ء
۳۴۸ ۔ عبد الغنی صاحب کنجاہ	۲۱۹ ۔ محمد بن محمد خنیس صاحب بمبئی
۲۰۰ ۔ ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب رعیہ	۴۳۵ ۔ سید ناصر شاہ صاحب جموں ۱۹۰۵ء
۵۴ ۔ غلام حیدر صاحب ۔۔۔ ۱۹۰۵ء	۳۹۱ ۔ چراغدین صاحب پٹواری حلقہ رام تلوانی
۱۶ ۔ محمد ابراہیم خانصاحب کراچی بعد امداد	۴۲۵ ۔ بابو محمد صاحب پنشنر لدھیانہ
۲۱۰ ۔ میر احمد شاہ صاحب راولپنڈی	۳۷۶ ۔ محمد حسین صاحب پٹیالہ
۴۹۴ ۔ جلال خانصاحب ۔۔۔ سیالکوٹ	۴۴۳ ۔ سردار علی شاہ صاحب مالیرکوٹلہ
۵۵۵ ۔ محمد سلیمان صاحب لدھیانہ ۱۹۰۵ء	۳۱۳ ۔ منشی عبد الحق صاحب ۔۔۔
۱۳۳ ۔ بابو غلام غوث صاحب ۱۹۰۵ء	
۴۰۴ ۔ قاضی رکن الدین صاحب ۱۹۰۵ء	
۵۸۴ ۔ سید عظیم الدین صاحب وکیل ۔۔۔ ۱۹۰۵ء	
۲۱۰ ۔ ڈاکٹر خیر الدین صاحب ۔۔۔ سرور	
۲۷۱ ۔ حاجی رحمن بخش مرحوم	
۵۹۲ ۔ اسد اللہ شاہ صاحب ہیڈ کلیپ	
۳۲۵ ۔ مولوی چراغ الدین صاحب لدھیانہ	
۵۹۳ ۔ عبد الرحمن صاحب سرگودھا	
۱۷۴ ۔ میاں عبد الصمد صاحب پٹواری چاوہ	
۲۹۰ ۔ وزیر محمد صاحب ۔۔۔ ۱۹۰۵ء	
۵۹۴ ۔ حسن محمد صاحب کنجاہ	
۲۷۰ ۔ محمد یحییٰ صاحب ڈیگراں ۱۹۰۵ء	
۵۸۴ ۔ عبد الرحمان صاحب زینت پور	
۱۱۴ ۔ میر محمد قاسم صاحب دہلی	
۱۶۱ ۔ میاں الہ بخش ۔۔۔	
۳۹۶ ۔ بابو خیر الدین صاحب گارڈ کوہاٹ	
۳۵۵ ۔ حکیم محمد امین صاحب جالندھر	
۵۸۹ ۔ محمد دین صاحب خیاط راولپنڈی	
۲۱۳ ۔ حکیم محمد قاسم صاحب ۔۔۔ کرک	

انذار

موسم کی موجودہ حالت جسکا ذکر چار ایک اخبار میں ہے سخت خطرناک آثار بلاؤں کے ہیں اور خدا تعالےٰ اپنے رحم اور کرم سے نوع انسان کو اطلاع دے رہا ہے کہ وہ اصلاح کر لیں اسلئے دلوں میں پاک تبدیلیاں کرنی چاہئیں اور خدا تعالےٰ سے صلح کرنی چاہئے ۔ تاکہ آنیوالے عذاب سے وہ محفوظ رکھے ۔ استغفار ۔ لاحول دعا اپنے اور اپنے بھائیوں کیلئے کثرت سے کرنی چاہئے اور مالی اور جانی خیرات میں سبقت کرنی چاہئے

عید الضحیٰ

قادیان میں عید بروز جمعرات ۱۶ فروری کو ہوئی ۔ لاہوری جماعت سے بعض اراکین خصوصیت سے شامل ہوئے ۔ بعد نماز بارش ہوتی رہی ۔

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل [illegible] چھپا